یہ انتخابی جائزہ کیا اشارہ کرتا ہے

ارون جیٹلی

راجیہ سبھا میں حزب اختلاف کے لیڈر

دو مختلف ایجنسیوں نے 2014 کے عام انتخابات کے پیش نظر عام لوگوں کی رائے کا سروے کیا ہے۔ اگر الیکشن سے تین چار مہینے قبل سیٹوں کے تعلق سے قیاس لگایا جاتا ہے تو میرا اس پر بڑا یقین نہیں ہے۔ تاہم، یہ ایگزٹ پول ایجنسیوں کی امکانات کی سطح پر ہے۔ یہ صرف اس مرحلے کی رائے عامہ ہے جو موجودہ معیار کو بتانے کی کوشش کر رہی ہے۔ یہ پول اس بات کا اشارہ ہے کہ بی جے پی سامنے دوڑے گی۔ لوک سبھا میں بی جے پی کی سب سے زیادہ یعنی 183 سیٹیں ہیں۔ ایسا ظاہر ہو رہا ہے کہ یہ موجودہ اشارے پارٹی کی طاقت کے اعداد وشمار کو پیچھے چھوڑ دیں گے۔ اس کی اتحادی شیوسینا اور اکالی دل بھی اچھی طرح چل رہی ہیں۔ کانگریس پارٹی ان سب میں کم تعداد والی پارٹیوں کی ناک کی ڈبکی لگ رہی ہے۔ 2014 میں ان کی تعداد دو ہندسوں میں ہوسکتی ہے۔ فرنٹ رنر اور آنے والی دوسری پارٹیوں کے درمیان ایک اہم فرق ہو جائے گا۔ جن کی تعداد 5 سے 25 سیٹوں کے درمیان ہو جائے گی جس کے بارے میں سیاسی جماعتیں بھی ہو جائیں گی۔ ان تمام جماعتوں کا ایک سال ملنا بھی ناممکن ہے۔ اے آئی ڈی ایم کے اور ڈی ایم کے ایک ساتھ نہیں ہوسکتیں۔ ترنمول کانگریس اور بائیں بازو کی جماعتیں ایک طرف نہیں ہوسکتیں۔ بی ایس پی اور سماجوادی پارٹی ایک جگہ نہیں رہ سکتیں۔ بی جے پی اور این ڈی اے اس کے علاوہ بی جے پی کے زیر اقتدار والی ریاستوں کی جماعتیں ملا کر بھی ایک تعداد ہو رہی ہے۔ اے آئی اے ڈی ایم کے بڑی تعداد میں نشستیں حاصل کرنے کے لیے تیار ہے۔ ٹی ڈی پی اپنا ووٹ بینک حاصل کرنے کے لیے دوبارہ ابھر رہا ہے۔ بیجو جنتا دل کافی پرکی ہوئی ہے۔ ٹی ایم سی کی موجودہ تعداد بہتر ہو رہی ہے۔ وائی ایس آر کانگریس کافی پست ہوئی ہے لیکن پھر بھی سیماندھر کے علاقے میں کچھ نشستیں لے رہی ہے۔ سترہ سال کے اتحاد کے بعد بی جے پی کی ایک مخالف پارٹی کے طور پر جنتا دل یونائٹڈ خود پوزیشن میں ہے۔ لوک سبھا کی ہار بھی بہار حکومت کو مستحکم کرسکتی ہے۔ اسی طرح نیشنل کانفرنس اور این سی پی بھی یو پی اے کے اتحدی کے طور پر اپنی اپنی ریاستوں میں ہیں۔ تامل ناڈو اور اڈیشہ میں بی جے پی کے ووٹ میں ایک اہم اضافہ ہے۔ آسام میں پارٹی کا ووٹ برقرار ہے۔ آندھرا پردیش اور مغربی بنگال کی طرح دوسری ریاستوں میں دوہرا ہندسہ ظاہر ہوتا ہے۔ شمالی وسطی اور مغربی بھارت کی ریاستوں میں بی جے پی کی شرح میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ ان کی رائے کے انتخابات میں سب سے اہم عنصر وزارت عظمٰی کے امیدوار کے طور پر نریندر مودی کی منظوری پر ریاست میں بی جے پی کے ووٹ کے مقابلے میں تقریباً 15 سے 20 فیصد زیادہ کیا گیا ہے۔ بااثر علاقوں میں پارٹی کی صلاحیت ظاہر ہے اور کس طرح ہم نے اڈیشہ میں متوقع 17 فیصد ووٹ تامل ناڈو میں اور 25 فیصد کا جواز پیش کرسکتے ہیں۔

اس وقت حکومت کون بنائے گا؟ کیا کوئی بی جے پی اور این ڈے اے کے مدمقابل ہے؟

چھوٹی جماعتیں ایک پائیدار حکومت نہیں قائم کرسکتیں۔ کسی بھی صورت میں ان کی تعداد کا شمار نہیں ہے۔ کانگریس کے دو ہندسے سے کم میں سب سے بہتر کسی دوسرے متبادل یہ کسی اتحاد کا مرکز نہیں ہوسکتا۔ ایک مستحکم حکومت صرف بی جے پی کی قیادت والی این ڈی حکومت ہی دے سکتی ہے۔ یعنی جس کو اٹل جی نے قائم کیا تھا۔ زیادہ سے زیادہ این ڈی اے تشکیل کی جماعتیں بہت کچھ اچھا کرنے کے لیے تیار ہیں۔ غیر کانگریس اور غیر بے جے پی والی ریاستوں میں علاقائی جماعتوں کا قبضہ ہونا چاہیے۔ اس طرح ایک قیام کے بعد حقیقی معنوں میں بھارت کی وفاقی سیاست کی نمائندگی کرتا ہے۔

انتخابات کی دوڑ میں، فیصلہ کن قیادت کی، معیشت کی بحالی اور بدعنوانی کے خاتمے کے طور پر ظاہر ہونا چاہیے۔ یہ رائے کہ انتخابات ایک مستحکم حکومت بھی لوگوں کے ذہنوں پر مسلط ہونا بھی ایک اہم مسئلہ ہو جائے گا یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے۔ بی جے پی اور این ڈی اے کے علاوہ زیادہ مستحکم حکومت کون فراہم کرسکتا ہے۔